القَمَر

(Al-Qamar)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مباحث ماقبل آیت :۔

اس سورہ کے بادی النظر مطالع سے ہی معلوم ہوجائے گا کہ یہ اس وقت کے عربوں کو آخری تنبیہ دی جارہی ہے کہ اگر اب بھی وہ باز نہ آئے توان کو تہ تیغ کر دیا جائے گا اور وہ وقت قریب آچکا ہے کہ انکی شان و شوکت کا قمر شق ہوجائے گا۔ ان کی قوم کی بربادی قریب آچکی ہے۔ لیکن دیومالائی مذہبی ذہن رکھنے والوں نے اسے مافوق الفطرت کہانی میں بدل دیا اور قمر کے شق ہونے کو چاند کے حقیقتاً دو ٹکڑوں میں ٹوٹ جانے پر محمول کیا۔ آیئے سورہ کا مطالع کرتے ہیں۔

اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانۡشَقَّ الۡقَمَرُ	1
گھڑی قریب آپہنچی اور چاند شق ہوگیا۔	

مباحث:۔

قیامت قریب آ پہنچی اور چاند شق ہو گیا(غمومی ترجمہ)

غور کیجئے کہ روائتی قیامت رسالتمآب کے زمانے میں ہی قریب آ گئی تھی۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ نہ تو رسالتمآب کے زمانے میں قیامت آئی اور نہ ہی ان کے بعد آج تک قیامت آئی ۔پھر یہ کون سی قیامت ہے جس کا ذکر قرآن میں بارہا مرتبہ کیا جاتا ہے کبھی کہا جاتا ہے:۔۔۔۔۔"قیامت قریب آ پہنچی اور چاند شق ہو گیا"۔۔۔۔۔اور کبھی کہا جاتا ہے۔۔۔"فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ (اب تو یہ لوگ قیامت ہی کو دیکھ رہے ہیں کہ ناگہاں ان پر آ واقع ہو۔ سو اس کی نشانیاں وقوع ہو چکی ہیں۔ پھر جب وہ ان پر آ نازل ہو گی اس وقت انہیں نصیحت کہاں (مفید ہو سکے گی؟)۔سورہ محمد آیت نمبر ۱۸(غمومی ترجمہ)۔

غور کیجئے کہ یہ وہ قیامت تھی جس کے متعلق سورہ محمد میں اعلان کیا گیا کہ وہ اتنی قریب آ چکی ہے کہ اس وقت کے لوگوں نے اس کی نشانیاں تک دیکھ لی تھیں۔۔۔۔۔!!!۔۔۔۔ لیکن آج ۱۴۰۰ سال کے بعد بھی وہ نہیں آئی۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

اور جس کے متعلق سورہ قمر میں کہا جا رہا ہے کہ وہ۔۔۔"قیامت قریب آ پہنچی اور چاند شق ہو گیا"۔۔۔۔۔۔ لیکن آج ۱۴۰۰ سال کے بعد بھی وہ نہیں آئی۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

ان غمومی تراجم سے یہ بات باآسانی سمجھی جا سکتی ہے کہ جو بات بتائی جا رہی ہے وہ کسی کرہ کے ختم ہونے کی بات نہیں ہے بلکہ کفار کی شان و شوکت کے ختم ہونے کی بات ہے۔

سورہ القمر میں آیت نمبر ۹ سے ۱۷ تک قوم نوح کی بربادی کا ذکر ہے۔

۔۔۔۔۔جبکہ آیت نمبر ۱۸ سے ۲۲ تک قوم عاد کی تباہی کی داستان ہے۔

۔۔۔۔۔آیت نمبر ۲۳ سے لیکر ۳۲ تک قوم ثمود کا ذکر اور ان کی تباہی کا بیان ہے۔

۔۔۔۔۔آیت نمبر ۳۳ سے لیکر ۴۰ تک قوم لوط کے عذاب کا بیان ہے اور

۔۔۔۔۔آیت نمبر ۴۱ کے بعد آل فرعون کی جاہ و جلال اور شان و شوکت کے غروب ہونے کا بیان ہے۔

اس کے بعد کہا گیا أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿﴾ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ﴿﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴿﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ

کیا تمہارے کفار کچھ اُن لوگوں سے بہتر ہیں؟ یا آسمانی کتابوں میں تمہارے لیے کوئی معافی لکھی ہوئی ہے؟(43) یا اِن لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ ہم

2	وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ	
	اور یہ لوگ اگر کوئی دلیل سمجھ بھی لیتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک ہمیشہ سے بولے جانے والا جھوٹ ہے۔	
3	وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ	
	اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر بات کا ایک وقت مقرر ہے۔	
4	وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ	
	اور یقیناً ان کو ایسی خبریں پہنچ چکی ہیں جن کے معاملے میں ڈانٹ ڈپٹ ہے۔	
5	حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ ۖ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ	
	اور کامل دانائی۔۔۔۔ لیکن پیش آگاہی ان کے کوئی کام نہیں آتی۔	
6	فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ	
	اس لئے تم اُن سے لاتعلقی اختیار کر لو، جس دن بلانے والا ایک نہایت ناگوار چیز کی طرف بلائے گا۔	
7	خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ	

	اپنی آنکھیں نیچے کیے ہوئے اپنی قعر جہالت سے نکل پڑیں گے جیسے ٹڈیاں پھیل پڑی ہوں۔	
	مباحث؛۔ اس سے پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے کہ اجداث وہ پناہ گاہ جہاں انسان دھرنا مار کر بیٹھ جاتا ہے۔	
8	مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ	
	گردنیں اکڑائے پکارنے والے کی طرف دوڑے جا رہے ہوں گے۔۔۔۔کافر کہیں گے کہ یہ بڑا مشکل دور ہے۔	

مباحث:۔
جس دور کا ذکر اوپر کیا گیا ہے اس کی دلیل میں سابقہ اقوام کی تباہی کو مثال بنا کر پیش کیا گیا ہے۔
آیت نمبر ۹ سے چند اقوام کا ذکر ہے جن کا قمر شق ہوا۔سب سے پہلے آیت نمبر ۹ سے لیکر آیت نمبر ۱۷ تک سیدنا نوح کی قوم کا ذکر ہے۔۔
آیت نمبر ۱۸ کے بعد قوم عاد کی تباہی کا ذکر ہے۔۔
اس کے بعد آیت نمبر ۲۳ سے لیکر آیت نمبر ۳۲ تک قوم ثمود کی تباہی کا ذکر ہے۔۔
آیت نمبر ۳۳ کے بعد قوم لوط کی شان و شوکت کا زوال اور ان کی تباہی کا ذکر آیت نمبر ۴۰ تک بیان ہوا۔
آیت نمبر ۴۱ اور ۴۲ میں آل فرعون کی تباہی کا بیان ملتا ہے۔۔

ان تمام اقوام کا ذکر کرنے کے بعد یہ کہنا۔۔۔" أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿﴾ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ﴿﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴿﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ﴿﴾ "(کیا تمہارے کفار کچھ اُن لوگوں سے بہتر ہیں؟ یا آسمانی کتابوں میں تمہارے لیے کوئی معافی لکھی ہوئی ہے؟(43) یا اِن لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ ہم ایک مضبوط جتھا ہیں، اپنا بچاؤ کر لیں گے؟(44) عنقریب یہ جتھا شکست کھا جائے گا اور یہ سب پیٹھ پھیر کر بھاگتے نظر آئیں گے(45) بلکہ اِن سے نمٹنے کے لیے اصل وعدے کا وقت تو الساعه ہے اور وہ بڑی آفت اور زیادہ تلخ" گھڑی "ہے(46)

ان سابقہ اقوام کی تباہی کا ذکر اس بات کی دلیل ہے کہ اس وقت کے عربوں کو تنبیہ کی جا رہی ہے کہ ہوش میں آؤ اور اگر تم نے بات نہ مانی تو تمہارا انجام بھی ایسا ہی ہونے والا ہے۔اور اس تباہی کی گھڑی یعنی الساعه کے آنے میں دیر نہیں ہے۔اور ہم نے دیکھ لیا کہ عربوں کا چراغ چند سالوں میں گل ہو گیا۔ان کا قمر کچھ ہی دنوں میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔اسلام کا ایسا سیلاب آیا کہ سب کچھ بہا کر لے گیا اور رسالتمآب کی جماعت نے عربوں کا ایسا حلیہ بگاڑا جیسے جڑ سے اکھڑے ہوئے درخت ہوں۔آیئے سیدنا نوح کے واقعہ سے عبرت حاصل کرتے ہیں۔

9	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ

	ان سے پہلے قومِ نوح نے جھٹلایا سوانہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور اس کو جنونی کہا اور اسے جھڑ کا بھی گیا۔	
10	فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ	
	آخر کار اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ میں عنقریب مغلوب ہوا۔ پس مدد کر۔	
11	فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ	
	تب ہم نے اعلیٰ وارفع اور غضبناک قوانین قدرت کے ذریعے بلندیوں کے دروازے کھول دیے۔	

مباحث:۔

منھمر۔۔مادہ۔۔ھمر ۔۔ ھمر الماء پانی کا تیزی سے گرنا۔۔،ھمر فلان کسی کا غضبناک ہونا۔ ھمر الکلام بہت بولنا۔
"انتہائی غضبناک قوانین قدرت" کے ذریعے کفار کی تباہی مچی اور مومنین کے لئے بلندیوں کے دروازے کھلے۔

مباحث:۔

کشتئ نوح بہت مشہور ہے۔کچھ لوگوں نے اسے جودی پہاڑ پر بھی ڈھونڈ نکالا ہے۔اور ہمیں بے وقوف بنانے کے لئے یہ باور کرایا گیا ہے کہ ایک سیلاب کا ذکر تمام مذاہب کے نوشتوں میں موجود ہے،جو سیلاب نوح ہی ہے۔اس کشتی میں تمام جانوروں کی جوڑی بھی سوار تھی۔۔۔لیکن۔۔!!۔۔کسی کو خیال نہیں آیا کہ

دنیا میں کھرب ہا کھرب اقسام کے حشرات الارض آج دریافت ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سوال ہوگا کہ

یہ حشرات الارض نوح کی کشتی میں کیسے سوار تھے۔چلئے مان بھی لیا کہ سوار تھے تو پھر آج کیونکر دریافت ہوئے۔۔؟اور سیدنا نوح نے کہاں کہاں سے ان کو نکالا۔۔۔۔۔۔؟

اور اگر سوار نہیں تھے تو قرآن کا یہ کہنا کہ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ (ہم نے نوح سے کہا کہ ہر قسم کے جوڑوں میں سے دو دو نر و مادہ کو اس کشتی میں سوار کرلو)۔(عمومی ترجمہ)کا کیا معنی اور مفہوم لیا جائے گا۔۔۔؟

دنیا کے کھرب ہا کھرب کی انواع و اقسام کی مخلوقات کو سوار کرانے کے لئے کتنی بڑی کشتی کی ضرورت ہوئی ہوگی۔۔۔؟!

اتنی بڑی کشتی بنانے کے لئے آج کی دنیا کے سب سے بڑے بحری بیڑے سے بھی بڑے بیڑے بنانے کے لئے کتنے وسائل اور ماہرین کی ضرورت ہوئی ہوگی۔۔۔؟!

ایک گوشت خور جانور کو کس طرح روزانہ کے حساب سے جو گوشت دیا گیا ہوگا وہ کس جانور کا ہوگا۔۔۔۔؟!

ایک گوشت خور جانور سے دوسرے جانور کو بچانے کے لئے کیا کیا انتظامات کئے گئے ہونگے۔۔۔؟کیا ایسے انتظامات کرنے کے مادی اور انسانی وسائل موجود تھے۔۔۔؟جب کہ مومنین کی تعداد چند افراد پر ہی مشتمل تھی۔۔۔۔۔۔۔!

جانوروں کی غلاظت کو صاف کرنے کے لئے کون لوگ لائے گئے ہونگے۔۔۔۔؟۔۔اور اتنے درندہ اور وحشی جانوروں کو کس طرح درندگی سے روکا گیا ہوگا۔۔۔۔؟۔۔کیا مومنین کو پہلے جانوروں کو سدھانے کی تربیت بھی دی گئی تھی۔۔۔؟

12 وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ

اور ہم نے عوام کے سیلاب کو بطور مددگار اٹھا کھڑا کیا۔۔پس قوانین قدرت نے ایک فیصلہ جو مقدر ہوچکا تھا پورا کیا۔

مباحث:۔

فَجَّرْنا۔۔،مادہ ف ج ر ۔۔ معنی پھوٹنا۔،پھٹنا۔،انقلاب برپا ہونا۔۔

عُيُونًا ۔۔مادہ۔۔ ع ی ن ۔۔ معنی۔۔آنکھ۔۔،مدد۔۔،پانی کا چشمہ۔۔

الْمَاءُ۔۔اس سے پہلے بھی مختلف مقامات پر واضح کر چکے ہیں کہ الْمَاءُ سے مراد قوانین قدرت یا احکامات الٰہی ہیں۔

اس آیت میں بتایا جا رہا ہے کہ احکامات الٰہی کے ذریعے وہ مقصد جو مقدر کیا جا چکا تھا یعنی عوام کے سیلاب کی مدد کے ذریعے ایک ایسا انقلاب جو نوح کی قوم کے سرداروں کی تباہی و بربادی لائے۔

وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ ۔عوام کا اٹھ کھڑے ہونا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عُيُونًا ۔بطور مددگار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فَالْتَقَى الْمَاءُ ۔پس قوانین قدرت نے پورا کیا،حاصل کیا،ملاقات کی،۔۔۔ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ۔ایک ایسی بات جو مقدر ہو چکی تھی۔۔

13	وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ
	اور ہم نے اسے ایک قوانین اور قوت والی کی ذمہ داری دی۔

مباحث:۔

أَلْوَاحٍ۔۔مادہ۔۔ ل و ح ۔۔معنی۔۔ظاہر ہونا۔چمکنا۔نمایاں ہونا۔بجلی کا چمکنا۔۔۔۔قرآن کریم کے لئے ارشاد ہے بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾

اور سیدنا موسیٰ کے حوالے سے کہا گیا وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ ۔یعنی قرآن نے لوح کو ایسی چیز کہا ہے جس میں قوانین قدرت محفوظ ہیں۔

وَدُسُرٍ۔۔مادہ۔ د س ر ۔۔معنی۔۔زور سے ہٹانا،دھکا دینا۔کیل ٹھونکنا۔قوت سے ہٹانا

سیدنا نوح کو ایک ایسے معاشرے کی ذمہ داری دی گئی تھی جو قوت والی تھی اور جو قوانین قدرت پر مبنی تھی۔

تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ	14
جو ہماری اعانت و مدد سے چلتی تھی اور جو جزا تھی ان لوگوں کی جو جھٹلائے گئے تھے۔	
وَلَقَد تَّرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ	15
اُس کو ہم نے ایک دلیل کے طور پر چھوڑا،پھر کوئی ہے جو نصیحت کو قبول کرکے اس کا حق ادا کرے۔۔۔؟	

مباحث:۔

مُّدَّكِرٍ۔۔مادہ ذ ک ر ۔۔اصلاً لفظ متذ کر تھا اضغام کے قائدے کی وجہ سے "ذ" "د" میں بدل کر لفظ متذ کر متد کر بن گیا۔

یاد رکھئے ذکر صرف بار بار کسی لفظ یا بات کی یاددہانی نہیں ہے بلکہ جس بات کی یاددہانی کی جائے اس کو نافذ بھی کرنا حقیقت میں یاددہانی کا حق ادا کرنا ہے۔

16	فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ	
	پس، کیسی تھی میری سزا۔۔!!۔۔اور کیسا تھا میرا پیش آگاہ کرنا۔۔۔!	
17	وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ	
	اور ہم نے اِس قرآن کو میسّر کردیا ہے، تو ہے کوئی نصیحت قبول کرکے اس کا حق ادا کرنے والا۔۔۔۔؟	
18	كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ	
	عاد نے جھٹلایا، تو دیکھ لو کہ کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھی میری پیش آگاہی۔۔	
19	إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ	
	بے شک ہم نے ان پر ایک دائمی نحوست والے دن میں سخت آندھی بھیجی۔	

مباحث:۔

سیدنا ھود کی قوم عاد کہلاتی تھی جس کا ذکر مختلف سورتوں میں آیا ہے۔قوم عاد پر جو قابل ذکر عذاب بیان ہوا ہے وہ حسب ذیل ہے۔،

الاعراف۔ ،فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ ﴿﴾ (پھر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ مومن نہیں تھے)

ھود۔ ،فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ﴿﴾ (پس اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو میں تمہیں کڑک سے ڈراتا ہوں جیسا کہ قوم عاد اور ثمود پر کڑک آئی تھی)

الحاقہ۔۔ ،وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ (اور قوم عاد۔ سو وہ تو ایک سخت آندھی سے ہلاک کیے گئے)

قوم عاد کی ہلاکت مختلف جگہ پر مختلف انداز سے بیان کی گئی ہے کسی جگہ پر رِيحًا صَرْصَرًا کہا گیا ہے تو کسی جگہ پر صَاعِقَةً کہا گیا ہے۔

اس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ جو تباہی و بربادی قوم عاد پر آئی اس کو ایک جگہ آندھی سے تشبیہ دی گئی ہے تو دوسری جگہ اسے بجلی اور کڑک سے مثال دے کر واضح کیا گیا اور اسی واقعے کو کہا گیا کہ ہم نے ان کی جڑ بنیاد اکھاڑ ڈالی۔

یہ تمام کے تمام واقعات تشبیہاً بیان ہوئے ہیں۔ لیکن ہمارے مفسرین نے انکو حقیقی رنگ دے کر قدرتی آفات و حادثات کفاروں کے لئے خاص کر دئے۔ جو مشاہدے کے خلاف ہے۔

آگے قوم ثمود کا ذکر آرہا ہے جہاں بات اور بھی واضح ہو گی کہ اصل واقعہ کیا تھا۔۔۔!!

تَنزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ	20
وہ انسانوں کو ایسے نکال رہی تھی جیسے وہ اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں۔	
فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ	21

	پس، کیسی تھی میری سزا۔۔۔!!۔۔اور کیسا تھا میرا پیش آگاہ کرنا۔۔۔!!	
22	وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ	
	اور ہم نے اِس قرآن کو میسّر کر دیا ہے، تو ہے کوئی نصیحت قبول کر کے اس کا حق ادا کرنے والا۔۔۔۔؟	
23	كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ	
	قوم ثمود نے بھی پیش آگاہ کرنے والوں کو جھٹلایا۔	
24	فَقَالُوا أَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ	
	پس انہوں نے کہا کہ کیا ہم اپنے ہی میں سے ایک شخص کا اتباع کر لیں۔۔۔؟ یقیناً پھر تو ہم گمراہی اور دیوانگی کا شکار ہو جائیں گے۔	
25	أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِن بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ	
	کیا ہم سب کے درمیان ذکر صرف اسی پر نازل ہوا ہے درحقیقت یہ سب سے زیادہ شرپسند جھوٹا ہے۔۔	
26	سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ	
	تو عنقریب چند دن میں ہی انہیں معلوم ہو جائے گا سب سے زیادہ شرپسند جھوٹا کون ہے۔	

	إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ	27
	بے شک ہم ان کی آزمائش کے لیے احکامات الٰہی بھیجنے والے (بطور اسم الفاعل) ہیں پس ان کا انتظار کر اور صبر کر۔	

مباحث:۔

الناقہ۔۔مادہ۔ن و ق معنی۔۔نفاست۔، عمدہ۔، خوشگوار۔، پختگی۔، عمدگی۔، باریک بینی۔۔

اس آیت کے ترجمے میں ہم نے النَّاقَةِ کو احکامات الٰہی یعنی قوانین قدرت کہا ہے۔اس کی چند وجوہات ہیں۔

۱۔۔۔سورہ الاعراف کی آیت نمبر ۷۳ میں ارشاد ہے قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً (یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بینات آچکی ہیں۔ یہ تمہارے لئے اللہ کی اونٹنی ایک آیت ہے) اس بات کی سب سے قوی دلیل ہے کہ النَّاقَةِ کوئی اونٹنی نہیں تھی بلکہ تشبیہاً احکامات الٰہی کو کہا گیا ہے۔کیونکہ اس آیت میں پہلے یہ بتا کر کہ تمہارے پاس اللہ کے احکامات آچکے ہیں پھر هذه کا اشارہ کرنا اور کہنا کہ یہ النَّاقَةِ تمہارے لئے آیت ہے۔۔۔۔۔۔۔ کیا معنی رکھتی ہے۔۔؟؟۔۔۔ هذه ۔کا اشارہ کس طرف ہے۔؟؟۔۔۔یقیناً هذه کا اشارہ احکامات الٰہی کی طرف ہے۔۔۔۔۔۔!!!

قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بینات آچکی ہیں۔ یہ تمہارے لئے اللہ کی اونٹنی ایک آیت ہے"۔۔اللہ نے اپنی طرف سے بینات واضح احکامات بطور آیت بھیج کر کہا یہ اللہ کی اونٹنی ہے۔۔۔۔۔۔۔!!! کیا اب بھی کوئی شک ہے کہ اللہ کی اونٹنی کا مطلب احکامات الٰہی کے علاوہ کچھ اور ہو سکتا ہے۔

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً ۖ فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ (اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا فرمایا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمہیں تمہارے رب کی طرف سے دلیل پہنچ چکی ہے یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے نشانی ہے سو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے بری طرح سے ہاتھ نہ لگاؤ ورنہ تمہیں دردناک عذاب پکڑے گا)(عمومی ترجمہ)

۲۔۔۔مافوق الفطرت واقعات وحادثات کی قرآن میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

۳۔۔۔بے مقصد لایانی قصے کہانیاں قرآن کی عظمت کو برباد کرنے کے مترادف ہے اور ایک شعبدہ بازی کی کتاب کے مقام پر لے آنا ہے۔

آیئے اُن میں سے چند مقامات کا جہاں جہاں سیدنا صالح اور انکی اونٹنی کا ذکر آیا ہے۔(بمع روائتی ترجمہ) ایک نظر مطالع کر لیتے ہیں۔

	وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ ۖ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ	28
	اوران کو آگاہ کردو کہ تعلیم واحکامات ان کی آپس کی تقسیم ہے۔ہر ایک کا عمل حاضر کیا جانے والا ہے۔	

مباحث:۔
ہم اس سے پہلے کئی مقامات پر یہ عرض کر چکے ہیں کہ قرآن کھانے سے مراد غذا کا کھانا اور پینے سے کسی پینے والی چیز کا پینا مراد نہیں لیتا ہے بلکہ تعلیمات کا حصول اور ان پر عمل کرنا مراد لیتا ہے۔

اس کی مثال سورہ الانفال میں گزر چکی ہے جہاں ارشاد ہوا إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ

وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ﴿١١﴾

(جس وقت اس نے تم کو امن کی حالت میں کمزوری پر غلبہ دیا اپنی طرف سے اور تم پر آسمان سے پانی اتارا تاکہ اس سے تمہیں پاک کر دے اور شیطان کی نجاست تم سے دور کر دے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے قدم جما دے (عمومی ترجمہ)
غور کیجئے کہ یہ کون سا پانی تھا جو آسمان سے نازل کیا گیا اور جس کے ذریعے مومنین کو پاکی حاصل ہوئی۔، شیطان کی نجاست کو دور کیا۔، دلوں کو مضبوط کیا۔، اور مومنین کو ثابت قدم رکھا۔
کیا بارش کا پانی ایسا کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟۔۔۔جی نہیں۔۔۔۔ہم نے آج تک تو ایسا ہوتے نہیں دیکھا۔۔۔
چلئے مان لیا کہ پانی سے دھلائی صفائی ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔۔لیکن
یہ کام تو نلکے اور کوئیں کا پانی بھی کر سکتا ہے آسمان سے اتارنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔اور تطہیر جو کہ سوچ اور عقائد کی طہارت ہوتی ہے۔۔نہ تو بارش کے پانی سے ختم ہوتی ہے اور نہ ہی نلکے یا کوئیں کے پانی سے۔۔۔۔۔

۲۔۔۔ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ اور شیطان کی گندگی تم سے دور کر دے۔یہ کون سی بارش تھی جس نے شیطان کی گندگی دور کر دی۔ شیطان کی گندگی تو وحی الہی یعنی قرآن کے برخلاف احکامات پر مبنی ہوتی ہے۔یہ کون سی بارش تھی جس نے شیطان کی تعلیمات کو دھو ڈالا۔۔

۳۔۔۔وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ اور تمہارے دلوں کو مربوط کیا۔۔۔۔۔یہ کون سی بارش تھی جس کے پانی نے مومنین کے دل آپس میں مربوط کر دئے۔

۴۔۔۔وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ اور جس کے ذریعے تم کو ثابت قدم رکھا۔۔۔یہ کون سی بارش تھی جس سے صرف مومنیں ہی ثابت قدم رہے۔۔
یہ ایک عام قاری بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ کوئی بارش کا پانی نہیں تھا بلکہ یہ وحی الہی کی بارش تھی جس کے ذریعے مومنین کو اطمینان و سکون ملا۔، شیطانی خیالات دور ہوئے۔، دلوں کو مربوط و مضبوط کیا اور انکو ثابت قدم رکھا۔

29	فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ
	توان لوگوں نے اپنے ساتھی کو آواز دی اور اس نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا کہ اس کو بے نتیجہ بنادے۔
	مباحث:۔ عقر۔۔مادہ ع ق ر ۔۔ معنی۔۔ بانجھ ہونا، آئندہ کی پیداوار کارک جانا۔
30	فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ
	پس کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھیں میری تنبیہات۔
31	إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ
	ہم نے ان کے اوپر ایک چنگھاڑ کو بھیج دیا تو یہ سب کے سب باڑے کے بھوسے کی طرح ہو گئے۔
32	وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ
	اور ہم نے اِس قرآن کو میسّر کر دیا ہے، تو ہے کوئی نصیحت قبول کر کے اس کا حق ادا کرنے والا۔۔۔۔؟
33	كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ
	قوم لوط نے بھی پیش آگاہ کرنے والوں کو جھٹلایا تھا۔

34	إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ ۖ نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ	
	بے شک ہم نے ان پر پتھر برسائے سوائے لوط کے پیچھے چلنے والوں کے۔ ہم نے انھیں سازشوں سے نجات دی۔	
مباحث:۔ سحر۔۔مادہ س ح ر ۔۔ معنی۔۔ہر وہ چیز جو چھپ کر کام کرے۔، سازش۔،ایسا جھوٹ جو سچ لگے۔،ہر وہ چیز جس کے حصول میں غلط طریقے اختیار کی جائیں۔،طلوع آفتاب سے پہلے کا وقت۔،جادو۔۔		
35	نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَن شَكَرَ	
	یہ ہماری نعمت تھی اور اسی طرح ہم شکر گزار بندوں کو جزا دیتے ہیں۔	
36	وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ	
	اور حقیقت میں اس نے انھیں ہماری گرفت سے پیش آگاہ کر دیا تھا لیکن ان لوگوں نے پیش آگاہی میں ہی شک کیا۔	
37	وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ	
	اور ان لوگوں نے ان کے مہمانوں کے بارے میں ارادہ بدلنا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھوں کے آگے پردہ ڈال دیا۔۔ پس میرے عذاب اور پیش آگاہ کرنے کا مزہ چکھو۔	

38	وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ	
	اور بے شک ان پر جلد ہی ایک اٹل عذاب نازل ہو گیا۔	
39	فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ	
	پس چکھو میرے عذاب اور میری تنبیہات کا مزہ۔	
40	وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ	
	اور ہم نے اِس قرآن کو میسّر کر دیا ہے، تو ہے کوئی نصیحت قبول کرکے اس کا حق ادا کرنے والا۔۔۔۔؟	
41	وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ	
	اور یقیناً آلِ فرعون کے پاس بھی پیش آگاہ کرنے والے آئے۔	
42	كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ	
	انہوں نے ہمارے تمام احکامات کو جھٹلایا پس ہم نے انہیں ایک غالب پیمانے بنانے والے کی پکڑ کی طرح پکڑ لیا۔	
43	أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ	

	کیا تمہارے کافر ان کافروں سے بہتر ہیں؟ یا تمہارے لیے اقدرت کی کتابوں میں چھٹکارا لکھا ہوا ہے؟	
44	أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ	
	یا وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک دوسرے کی مدد کرنے والی جماعت ہیں۔	
45	سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ	
	عنقریب یہ جماعت شکست دی جائے گی۔، سب پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔	
46	بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ	
	بلکہ ان کی تباہی کی گھڑی تو ان کیا ہوا وعدہ ہے اور تباہی کی گھڑی سخت ہولناک اور بڑی تلخ حقیقت ہے۔	
47	إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ	
	بے شک مجرم لوگ غلط فہمی اور دشمنی کی آگ میں ہیں۔	
48	يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ	
	جس دن یہ لوگ اپنے توجہات کی بنا پر جہنمی معاشرے میں روندے جائیں گے۔۔۔۔۔!! اب آپس کی دشمنی کا مزہ چکھو۔	

49	إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ
	بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک پیمانے کے ساتھ پیدا کیا ہے۔
50	وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ
	اور ہمارا حکم تو بس ایک ہی حکم ہوتا ہے جیسا کہ پلک جھپکانا۔

مباحث:۔

كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ یہ محاورہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کہ کوئی بات ہونے میں دیر بھی نہ لگے اور جیسے ہی ارادہ کیا اور وہ عمل میں آجائے۔ اردو میں اس کا متبادل "پلک جھپکتے کام کا ہو جانا" ہے۔

51	وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ
	ہم تم جیسے بہت سوں کو ہلاک کر چکے ہیں، پھر ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔۔۔۔؟
52	وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ
	اور انہوں نے جو کچھ کیا سب صحیفوں میں ہے۔
53	وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ
	اور ہر چھوٹا بڑا حکم لکھا ہوا ہے۔

54	إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ	
	بے شک قوانین قدرت سے ہم آہنگ لوگ خوشحال ریاستوں میں اور کشاد میں ہونگے۔	
55	فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ	
	ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کے نزدیک صداقت کے مقام میں۔	